

(1962)

سپریم کورٹ رپورٹس

186

7 مارچ 1961

از عدالت عظمیٰ

دی کمشنر آف انکم ٹیکس، مدھیہ پردیش

بنام

سیٹھ خوشال چند ڈگہ

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ نقصان سے دور۔ حساب شدہ رقم تحریری طور پر مطلع نہیں کی گئی۔ اثر۔ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (XI آف 1922)، دفعات 24، 24 (3)۔

مالی سال 1941 کے لیے ٹیکس دہندہ کے غیر رجسٹرڈ فرم میں اس کے حصے سے ہونے والے منافع کو انفرادی کاروبار میں اس کے نقصانات کے خلاف مقرر کیا گیا تھا اور انکم ٹیکس افسر نے نقصان کو 53,840 روپے پر آگے بڑھانے کا تعین کیا، لیکن ٹیکس دہندہ کو تحریری حکم کے ذریعے مطلع نہیں کیا جیسا کہ اس نے ایکٹ کی دفعہ 24 (3) کے مطابق حساب کیا تھا۔ جائزہ لینے والے تشخیصی کے خلاف اپیل کی لیکن اس نقصان کی رقم پر سوال نہیں اٹھایا جس کا تعین کیا گیا تھا۔ سال 1942-43 میں ٹیکس دہندہ نے نقصان کے سوال کو دوبارہ کھولنے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ یہ روپے 2,11,760 ہے۔ اس دلیل کو ٹریبونل نے مسترد کر دیا تھا۔ تشخیص کے سالوں 1948-49 اور 1949-50 میں ٹیکس دہندہ نے ایک بار پھر تنازعہ اٹھایا۔

سوال یہ تھا کہ کیا وہ نقصان جس کا تعین کیا گیا تھا اور جسے آگے لے جانے کا حکم دیا گیا تھا اسے حتمی سمجھا جانا چاہیے کیونکہ اس عزم کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی گئی تھی۔

مانا جاتا ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 24 کے تحت نقصان کی رقم کا حساب اس وقت تک حتمی نہیں ہوتا جب تک کہ انکم ٹیکس افسر تحریری حکم کے ذریعے نقصان کی رقم کو مطلع نہ کرے جیسا کہ اس نے ٹیکس دہندہ کو شمار کیا ہے۔ ٹیکس دہندہ اگلے سال میں نقصان کا از سر نو تعین کرنے کا حقدار تھا حالانکہ اس نے نقصان کے تعین کے خلاف اپیل دائر نہیں کی تھی لیکن تحریری حکم کی عدم موجودگی میں کوئی اپیل دائر نہیں کی جاسکتی تھی۔

سیٹھ جمناداس ڈگہ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، (1961) 3 ایس سی آر 174، نے درخواست دی۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : 1960 کے دیوانی اپیل نمبرات 150 سے 148 تک۔

1953 کے متفرق سول کیس نمبر 184 میں سابق ناگپور ہائی کورٹ کے 31 اکتوبر 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کی طرف سے کے این راجا گوپالاشاستری اور ڈی گپتا۔

جواب دہندگان کے لیے جے ایم ٹھا کر، ایس این اینڈ لی، جے بی دادا پنچی اور رامیشور ناتھ۔

7 مارچ 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ۔ یہ اپیلیں، خصوصی اجازت کے ذریعے، انکم ٹیکس کمشنر، مدھیہ پردیش کی طرف سے، ٹیکس دہندہ، ایک فرد، جس کا نام سیٹھ خوشال چند ڈگہ ہے، کے خلاف دائر کی گئی ہیں۔ ٹیکس دہندہ ناگپور کے میسرز آر بی بنسی لال ابیر چند نامی ایک فرم میں شراکت دار تھا۔ 1941 میں دیوالی کے اختتام پر کھاتے کے سال میں، انہوں نے اس فرم سے اثاثوں اور جائیداد کا اپنا حصہ حاصل کیا، اور اپنا کاروبار شروع کیا۔ اسی سال ان کی آمدنی کے ذرائع قیاس آرائی، خزانچی کے طور پر حکومت کی طرف سے الاؤنس،

ہاؤس پراپرٹی اور منافع تھے۔ ٹیکس دہندہ نے ایک غیر رجسٹرڈ فرم میں اپنے حصے سے کچھ منافع حاصل کیا تھا جس کے خلاف اس کے انفرادی کاروبار میں اس کے نقصانات کا تعین کیا گیا تھا، اور تشخیص کرنے والے انکم ٹیکس افسر نے 53,840 روپے کے نقصان کا تعین کیا۔ تشخیص کنندہ نے تشخیص کے خلاف اپیل کی، لیکن اس نقصان پر سوال نہیں اٹھایا جس کا تعین کیا گیا تھا۔

سال کے لیے، 1942-43، ٹیکس دہندہ نے نقصان کے سوال کو دوبارہ کھولنے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ یہ روپے 2,11,760 تھا۔ اس دلیل کو محکمہ اور اپیل پر ٹریبونل نے قبول نہیں کیا۔ تاہم، اس تنازعہ کو اس نے سالوں کے جائزوں، 1948-49 اور 1949-50 میں دوبارہ اٹھایا تھا۔ ان سالوں میں، اسے غیر رجسٹرڈ فرم، روپے 1,82,773 اور روپے 1,39,922 میں اپنے حصے سے بالترتیب منافع ہوا، جس کے خلاف اس کے انفرادی کاروبار میں اس کے نقصانات، بالترتیب روپے 1,18,913 اور 60,589 روپے مقرر کیے گئے۔ ٹیکس دہندہ کی دلیل یہ تھی کہ غیر رجسٹرڈ فرم سے حاصل ہونے والے منافع کو اس کے انفرادی کاروبار میں ہونے والے نقصان کے خلاف نہیں لگایا جا سکتا، کیونکہ غیر رجسٹرڈ فرم کے منافع پر ٹیکس اس کے ہاتھ میں نہیں بلکہ فرم کے ہاتھ میں تھا۔ اس دلیل کو محکمہ نے مسترد کر دیا تھا؛ لیکن ٹریبونل میں اپیل پر اسے قبول کر لیا گیا۔ ٹریبونل کو حوالہ دینے کے لیے منتقل کیے جانے پر، اس نے چار سوالات کا حوالہ دیا۔ ان میں سے دو سوالات ان جائزوں سے پیدا ہونے والے معاملات سے بھی نمٹتے ہیں، لیکن ہم نے اس فیصلے میں ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ان اپیلوں سے متعلق دو سوالات یہ تھے :

"(1) کیا ٹیکس دہندہ قانونی طور پر اس قابل تھا کہ وہ تشخیص کے سال 1941-42 کے نقصان کے تعین کے حوالے سے سوال اٹھائے جیسا کہ بالآخر اپیل میں طے کیا گیا تھا، تشخیص کے سال 1942-43 کی کارروائی کے دوران جب 1941-42 سے لایا گیا نقصان طے کیا جا رہا تھا؟

(2) کیا، حقائق پر اور مقدمے کے حالات میں، ٹریبونل کا یہ موقف درست تھا کہ ٹیکس دہندہ کو اپنے ذاتی کاروبار سے ہونے والے نقصان (جس میں کسی دوسری فرم سے ہونے والے نقصان کا حصہ بھی شامل ہے) کو دفعہ 24(1) کے تحت اس کی غیر رجسٹرڈ فرم سے ٹیکس شدہ حصص کی آمدنی کے خلاف وصول نہیں کیا جاسکتا؟

ان سوالات کا جواب ہائی کورٹ نے کمشنر کے خلاف دیا تھا، جس نے اب خصوصی اجازت کے ساتھ اپیل کی ہے۔

کمشنر کے وکیل نے تسلیم کیا کہ 4) میں کیا ہے اور اس کا جواب محکمہ کے خلاف ہونا چاہیے۔ اس طرح مقدمے کے اس حصے پر بحث نہیں کی گئی۔ جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے، صرف یہ دلیل اٹھائی گئی کہ جس نقصان کا تعین کیا گیا تھا اور اسے آگے بڑھانے کا حکم دیا گیا تھا اسے حتمی سمجھا جانا چاہیے، کیونکہ اس عزم کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی گئی تھی۔

لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ 24(3) کے ذریعے طے شدہ طریقہ کار جس کے تحت انکم ٹیکس افسر کو ٹیکس دہندہ کو تحریری حکم کے ذریعے اس حصے کے مقاصد کے لیے اس کی طرف سے شمار کردہ نقصان کی رقم سے آگاہ کرنا ہوتا ہے، اس پر عمل نہیں کیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دفعہ 30 کے تحت اپیل ہوتی ہے، اگر ٹیکس دہندہ دفعہ 24 کے تحت حساب شدہ اور مطلع شدہ نقصان کی رقم پر اعتراض کرتا ہے، لیکن چونکہ انکم ٹیکس افسر نے تحریری حکم کے ذریعے اس کی طرف سے حساب شدہ نقصان کو مطلع نہیں کیا تھا، اس لیے اس نکتے پر اپیل نہیں کی جاسکتی تھی۔ ہماری رائے میں، اس لیے، ٹیکس دہندہ اگلے سال میں نقصان کا دوبارہ تعین کرنے کا حقدار تھا۔ کمشنر کے ماہر وکیل نے کہا کہ محکمہ اس فیصلے کے لیے زیادہ فکر مند نہیں تھا، کیونکہ اس مخصوص ٹیکس دہندہ کو آنے والے سالوں میں صرف نقصان ہوا ہے، اور اگر آگے لائے گئے نقصانات کا دوبارہ تعین کیا جائے تو ریونیو کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہماری رائے میں، ہمارے سامنے ہائی کورٹ کا فیصلہ کیس کے حالات میں درست تھا۔

اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں، اور اخراجات کے ساتھ مسٹر دکر دی جاتی ہیں۔ ایک سماعت کی فیس۔

اپیلیں مسٹر دکر دی گئیں۔